۴۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

روزنامہ

الفضل

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲ ½ "

یوم ۔ یاک شنبہ

فی پرچہ ۱ر

۸ رجب المرجب سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۵ شہادت ۱۳۳۰ھ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۹۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ اپریل ۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو درد نقرس کی تکلیف بدستور ہے ۔ اسی وجہ سے آج حضور اقدس خطبہ جمعہ بھی نہیں پڑھ سکے ۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ احباب حضور اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

نئی دہلی ۔ ۱۴ اپریل ۔ گذشتہ دس سال کے اندر اندر ہندوستان کی آبادی میں ۴ ۔ ۱۳ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے اب آسام کے قبائلی علاقوں اور ریاست جموں وکشمیر کی آبادی ملا کر ہندوستان کی کل آبادی ۳۶ کروڑ ۱۸ لاکھ ۲۰ ہزار ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

" ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بہ شرائط ہے ۔ اور انہیں افراد خاصہ پر فائض ہوتا ہے ۔ جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت و استعداد موجود ہے ۔ یعنی نفوس کاملہ انبیاء علیہم السلام پر جن میں سے افضل و اعلےٰ ذات جامع البرکات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے "

(براھین احمدیہ ص ۱۶۷)

مہاراجہ بڑودہ زبردستی گدی سے اتار دیئے گئے

نئی دہلی ۔ ۱۴ اپریل ۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے مہاراجہ بڑودہ کو زبردستی گدی سے اتارنے کی وجہ بتاتے ہوئے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا ہندوستانی ریاستوں سے جو تصفیہ ہوا تھا ۔ مہاراجہ اس کے خلاف مختلف قسم کی کارروائیوں میں مصروف رہے ۔ اور ایسی سرگرمیاں جاری رکھنے والوں کی مالی امداد بھی کرتے رہے ۔ انہوں نے ہندوستان کی بالادستی کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کیا ۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں مہاراجہ پر عوام کے روپے میں بددیانتی کرنے کا الزام بھی لگایا

خوزستان میں مارشل لاء کا نفاذ

طہران ۱۴ اپریل ۔ آج برطانوی سفیر مقیم طہران نے وزیر اعظم ایران مسٹر حسین علاء سے ملکر ان اقدامات کی وضاحت کی ۔ جو ان کی حکومت برطانوی باشندوں اور برطانوی مفادات کے حفاظت کے سلسلہ میں کرنے والی ہے ۔ آج برطانوی بحری محکمے کے ایک ترجمان نے اس امر کا انکشاف کیا ۔ کہ برطانیہ اپنے ۲ کروزر اور ۳ چھوٹے جنگی جہاز آبادان کی بندرگاہ میں اپنے تیل کے مفادات کی حفاظت کے لئے بھیج چکا ہے ۔ اور اگر ضرورت پڑی تو مزید بھیجنے سے گریز نہیں کریگا آج مسٹر حسین علاء نے سینیٹ کے سامنے حکومت کے قیام امن کے پروگرام کی وضاحت کی ۔ صوبہ خوزستان میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے ۔

روغنی بیجوں اور السی کی فصل کا اندازہ

لاہور ۱۴ اپریل ۔ پنجاب میں روغنی بیجوں اور السی کی فصل ربیع بابت سنہ ۵۰ ۔ ۱۹۵۱ء کے دوسرے اندازے کے مطابق زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ علی الترتیب تین لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو ایکڑ اور چھ ہزار تین سو بیاسی ایکڑ لگایا گیا ہے ۔ روغنی بیجوں کی فصل ربیع کے زیر کاشت ، موجودہ تخمینہ شدہ رقبہ پچھلے سال کے اندازے سے بقدر ۶ ء ۷ فیصد کم ہے ۔ مگر گذشتہ سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں ۹ ء ۷ فیصد زیادہ ہے ۔

۔ ٹوکیو ۱۴ اپریل ۔ آج جاپانی وزیر اعظم نے جنرل میکارتھر سے ملاقات کی ۔ یہ ملاقات ۲۵ منٹ تک جاری رہی

کراچی ـــــــ ۱۴ اپریل

• مرکزی اسمبلی نے قومی زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق ۵ بل پاس کئے ۔ جن میں سے تین کا تعلق ملکی مواصلات کی بہتری سے ہے ۔ آج سوالات کے وقت ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے بتایا کہ مشرقی بنگال سے ایسی ایک بھی مثال پیش نہیں کی جا سکتی کہ کوئی تارک وطن ہندو اس لئے مغربی بنگال لوٹ گیا ہو کہ اسے اس کی متروکہ جائداد واپس نہیں ملی ۔

• امریکہ نے جاپان سے معاہدہ صلح کا جو مسودہ تیار کیا ہے ۔ حکومت پاکستان ان دنوں اس پر غور کر رہی ہے ،

• سٹیٹ بنک آف پاکستان نے چھ ماہ کے لئے ہندوستانی روپے کا پیشگی سودا کرنے کی اجازت دیدی ہے

• آج اردو کانفرنس کے خواتین کے اجلاس کی صدارت بیگم شائستہ اکرام اللہ نے کی ۔

میکارتھر جمعرات کو کانگرس سے خطاب کریں گے

واشنگٹن ۱۴ اپریل آج ری پبلکن پارٹی کے ایک ممبر نے ایک تحریک پیش کی ۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے ۔ کہ آئین میں ایک اس قسم کی ترمیم کر دی جائے جس کی رو سے کانگرس کے ارکان کی دو تہائی اکثریت سے صدر امریکہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جا سکے ۔ یاد رہے پچھلے چند دنوں سے جنرل میکارتھر کی برطرفی کے بعد صدر ٹرومین کے خلاف مقدمہ چلایا جانے کا مطالبہ ہو رہا تھا ۔ یہ مطالبہ اس میں ایک ترمیم ہے ۔ صدر ٹرومین نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ جنرل میکارتھر کانگرس کو خطاب کریں ۔ ۔ آپ نے کہا امریکی کانگرس کو اپنے ایک عظیم فوجی شخصیت کو ضرور یہ فخر بخشنا چاہیئے ۔ جنرل میکارتھر جمعرات کو کانگرس سے خطاب کریں گے ۔

۔ ۔ امرتسر ۱۴ اپریل ۔ دونوں حکومتوں کے بجلی کے محکموں کے چیف انجینیرنگ کی کانفرنس میں اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے ۔ کہ مشرقی پنجاب ایک اور سال کے لئے منڈی سکیم سے پنجاب (پاکستان) کو ۶ ہزار کلو واٹ بجلی مہیا کرے گا ۔

دوسری پنجاب ہیلتھ کانفرنس کے فیصلے

لاہور ۱۴ دسمبر ۔ ڈاکٹر عبد المجید اسسٹنٹ ڈائرکٹر (انسدادی علاج) کے زیر صدارت پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں دوسری پنجاب ہیلتھ کانفرنس کی سب کمیٹی نے حکومت پنجاب سے سفارش کی ہے ۔ کہ چونکہ سکولوں میں تعلیم پانے والے بچوں کی صحت کے معیار میں دن بدن تنزل واقع ہو رہا ہے ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ قانون ساز اسمبلی ہیلتھ اور تعلیم کے محکموں کے نمائندوں پر مشتمل ایک اعلےٰ سطح کی کمیٹی مقرر کی جائے ۔ جو مجموعی طور پر صحت عامہ کی صورت حال کا جائزہ لے ۔ صحت عامہ کی تنظیم اور میونسپل علاقوں کے نظم و نسق کی موجودہ حالت نہایت ناتسلی بخش ہے ۔ اس لئے قومی صحت کے مفاد میں یہ ضروری ہے ۔ کہ میونسپلٹیوں کے ہر طبقہ کے میڈیکل افسروں کو بلا توقف صوبائی حکومت کے ماتحت کیا جائے ۔

۔ نزدیک و دور سے ۔

لیک سکسس ۱۴ اپریل ۔ سلامتی کونسل منگل کے روز شام و اسرائیل کے تنازعے پر غور کرنے کے لئے خاص اجلاس منعقد کرے گی

ہانگ کانگ ۱۴ اپریل ۔ شنگھائی کا ایک قدیم برطانوی اخبار نارتھ چائنا ڈیلی نیوز " گذشتہ اتوار کو پورے سو سال کے بعد بند کر دیا گیا ۔ اسے حکم دیا تھا کہ وہ صرف اشتراکی خبر رساں اداروں کی ارسال کردہ خبریں شائع کرے ۔

لاہور ۱۴ اپریل ۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے طلباء کی ہڑتال علی الترتیب آٹھ اور گیارہ روز سے بدستور جاری ہے ۔

واشنگٹن ۱۴ اپریل امریکی فضائیہ گشتی طیاروں کی اطلاع کے مطابق منچوریا میں اشتراکی اپنی فضائی طاقت کو مستحکم بنا رہے ہیں ۔ اور طیاروں کا زبردست اجتماع عمل میں آرہا ہے ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پاکستان ٹائمز [illegible] مطبع ۲۴ ۔ ۳۲ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۱ء

اخبارات کا معیار اخلاق

مودودی صاحب نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں جو انہوں نے اپنی جماعت کے ایک اجتماع میں اپنی غیر اسلامی جدوجہد کی ناکامی پر خوش آئند نقش و نگار کرنے کے لئے فرمائی ہے۔ ملکی اخبارات پر بھی تنقید فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ

"اس الیکشن نے ہماری قومی اخلاقی اور سیاسی حالت کو بھی بے نقاب کر دیا ہے۔ اور پوری قوم کو درحقیقت بالکل برہنہ کر کے سامنے لا کر رکھ دیا ہے۔ کہ اس قوم میں یہ گندگیاں یہ کمزوریاں یہ بلائیں اور یہ بیماریاں موجود ہیں۔ سب سے پہلے ہمارے اخبارات۔ لیڈروں اور سیاسی کارکنوں کی حالت دیکھئے۔ اخبارات نے جس طرح بے حیائی کے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور جس طرح قوم کو دھوکا دینے اور حقیقتوں کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح گندی زبان استعمال کی ہے۔ اور اپنے مخالفین پر کیچڑ اچھالا ہے۔ اسے دیکھ کر اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرانے زمانے میں جو بازاری غنڈے ہوا کرتے تھے۔ وہی پڑھ لکھ کر اخبار نویس بن گئے ہیں۔ پہلے بازاری غنڈے پیسے لے کر سر بازار شریف انسانوں کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اب یہ کام اخبار نویس انجام دیتے ہیں۔ پہلے غنڈے چند ٹکوں کے عوض کسی شریف انسان کی ٹوپی اتارتے۔ سر بازار اس پر تہمتیں لگاتے اسے ڈنڈوں یا جوتوں سے پیٹ دیتے تھے۔ آج کل اخبار سے یہ کام لیا جاتا ہے۔ اس انتخاب کے دوران میں کوئی ذلیل سے ذلیل کام ایسا نہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا ہو۔"

(سہ روزہ کوثر لاہور مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء)

اگرچہ مودودی صاحب نے ناکامی کے غصہ میں ضرورت سے زیادہ سخت لفظ استعمال فرمائے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ہماری صحافت کا معیار اخلاق بہت پست ہے۔ اور اس پست معیار اخلاق کا مظاہرہ پنجاب کے گذشتہ انتخابات میں دل کھول کر کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ کہتے ہیں "چراغ کے نیچے اندھیرا" مودودی صاحب کو شاید یہ پتہ نہیں چل سکا۔ کہ اس ضمن میں ان کا اپنا ترجمان "کوثر" پیش پیش رہا ہے۔ جس قدر بد اخلاقی کا مظاہرہ سہ روزہ کوثر نے کیا ہے۔ شاید اس قدر تمام روز ناموں نے بھی مل کر نہیں کیا۔

مودودی صاحب نے نام نہاد اپوزیشن یعنی جناح عوامی لیگ کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ اور جو الزامات انہوں نے مسلم لیگ پر لگائے ہیں۔ انہی الزامات کا مستوجب انہوں نے جناح عوامی مسلم لیگ کو ٹھیرایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

اس معاملے میں وہ نام نہاد اپوزیشن بھی کسی طرح پیچھے نہ رہی۔ جو نام نہاد اپوزیشن کو کمزور بنا دینے کی شکایت کر رہی ہے اس اپوزیشن کو بھی ہم نے مسلم لیگ سے کسی طرح مختلف نہیں پایا۔ اس نے رائے خریدنے جعلی ووٹ ڈالنے۔ جھوٹ بولنے مذہبی فتنے اٹھانے۔ اتہام تراشی کرنے نسلی اور قبائلی عصبیتیں بھڑکانے۔ قوم کو بے غیرت بنانے۔ غرض اس نے ہر پہلو سے وہی کچھ کیا۔ جو مسلم لیگ نے کیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ وہ بھی اخلاقی اعتبار سے مسلم لیگ سے کچھ مختلف نہیں۔ اگر ان طریقوں سے اپوزیشن بن بھی جائے تو کیا فائدہ۔ ان صفات کے ہوتے ہوئے وہ اپنی ذاتی اغراض کے لئے تو کچھ کر سکتی ہے۔ لیکن قومی مفاد یا دینی مقصد کے لئے اس سے کسی قسم کی توقع نہیں کی جا سکتی۔"

(سہ روزہ کوثر لاہور مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء)

اب آپ "کوثر" کی گذشتہ فائل اٹھا کر دیکھئے تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ مسلم لیگ کے خلاف جس نہج اور جس انداز کا پراپیگنڈا "جناح عوامی مسلم لیگ" کے حامی اخبارات کرتے رہے ہیں۔ اسی نہج اور اس انداز کا پراپیگنڈا "کوثر" بھی مسلم لیگ کے خلاف کرتا رہا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگی زعماء پر اتہام تراشی میں "کوثر" بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا رہا ہے۔ اور ان تمام اخبارات کا ہمنوا رہا ہے۔ "جو مسلم لیگ" کو گرانا چاہتے تھے۔

تمسخر۔ طنز۔ منہ چڑانا۔ عیب چینی اگر اسلام میں منکرات میں شامل ہیں تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ صالحین کا یہ ترجمان نہ صرف یہ کہ کسی دوسرے اخبار سے پیچھے نہیں رہا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس میں وہ دوسروں کی رہنمائی کرتا رہا ہے۔ اور ان کو طرح دیتا رہا ہے۔ وہ کونسی افترا ہے جو مسلم لیگ کے خلاف گھڑی گئی اور جس کو "کوثر" نے اچھالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور نہیں لگایا۔ اور دوسرے دشمنان لیگ اخبارات کو اس بساط میں مات دینے کی کوشش نہیں کی گئی۔

بات دراصل یہ ہے کہ جب خود مودودی صاحب غصہ میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا کھڑا کیا ہوا کوئی امیدوار انتخابات میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ قوم کی قوم کو اور تمام منتخب امیدواروں کو اس بیان اور انداز خوش بیانی سے اپنی تقریر میں یاد فرماتے ہیں، جس کا نمونہ ہم کل کے "الفضل" میں اپنے اداریہ کے آخر میں درج کر چکے ہیں۔ تو "کوثر" سے کسی صالحانہ طریق گفتگو کی امید کرنا ہی لا حاصل ہے۔ ایک اسلامی ملک میں یہ خیال کرنا کہ جب تک مودودی صاحب کی صالحیت کی مہر کسی کے ماتھے پر نہ لگی ہو۔ وہ ضرور بے ایمان جھوٹا۔ جعل ساز اور دھوکا باز ہی ہے۔ خواہ وہ کسی جماعت کی طرف سے کھڑا ہوا ہو۔ اور جنہوں نے اسے منتخب کیا ہے۔ وہ بھی تمام کے تمام انہی اخلاق کے حامل ہیں۔ سوا چند ہزار کے جنہوں نے مودودی صاحب کے پرچۂ ایمانداری پر دستخط کئے ہیں۔ تو سوا اس کے کیا کہا جائے۔ کہ ایک ناکام و نامراد شخص اپنی غضبناکی کا اظہار کر رہا ہے۔

(۲)

ہم نے مودودی صاحب کی خدمت میں بارہا عرض کی ہے۔ کہ جس تنگ نظرانہ لادینی آئیڈیالوجی کو اسلام کے لباس میں وہ مسلمانوں میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نہایت خطرناک ہے اور نہ صرف مسلمانوں کو تباہی میں ڈالنے والی ہے۔ بلکہ اسلام کی اشاعت میں بھی سد سکندری ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کبھی اس کو کامیاب نہیں ہونے دیگا۔ خواہ ہزار صالحیت کا لباس پہن پہن کر اسکو پیش کیا جائے۔ وہ اس آئیڈیالوجی کے سہارے پر خوارج کی طرح صرف مسلمانوں میں کچھ دیر کے لئے فتنہ تو ضرور بپا کر سکتے ہیں۔ لیکن جس طرح خارجیت باوجود بعض دفعہ اس گمان کے کہ شاید وہ کامیاب ہو جائے۔ ہمیشہ ناکام ہوتی رہی ہے۔ اور مسلمانوں میں پنپ نہیں سکی۔ اسی طرح مودودی صاحب کی "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام" ہے کی تحریک جو وہ اس صدی کے ایسے سیاسی مسلمان علماء سے جو اشتراکیت۔ وغیرہ لادینی تحریکوں سے متاثر ہوئے جیسا کہ عبید اللہ سندھی وغیرہ سے مستعار لیکر چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

افسوس ہے کہ مودودی صاحب غلطی پر غلطی کئے جاتے ہیں اور قوم کا روپیہ اور وقت ضائع کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور باوجود پے بہ پے ناکامیوں کے ابھی تک وہ سبق نہیں سیکھ سکے۔ جو ہم ان کو سکھانے کی شروع ہی سے کوشش کر رہے ہیں۔ البتہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس ناکامی کے بعد ہمارا کچھ کچھ مطلب مولوی محمد حنیف صاحب مدیر الاعتصام گوجرانوالہ سمجھنے لگے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی اگرچہ صحیح طور پر نہیں مودودی صاحب کی توجہ اپنے محدود نقطۂ نظر کے مطابق اس بات کی طرف دلائی ہے۔ جیسا کہ "الاعتصام" مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء میں آپ فرماتے ہیں۔

"اس متصوفانہ طرز عمل کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جماعت اسلامی اپنے پورے نظام کار اور آئیڈیالوجی کا جائزہ لے۔ کیونکہ اسلام کی تنفیذ و قیام اگر پورے مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور کسی گروہ کی اجارہ داری نہیں۔ اور اس کے لئے جدوجہد کا انداز صرف لکھنے پڑھنے کی حد تک محدود نہیں۔ اگر تمام دینی ذہنوں کی اعانت کے بغیر اس کی کامیابی کے راستے میں مشکلات ابھر سکتی ہیں۔ تو ہم جماعت اسلامی کے کارفرماؤں کو مشورہ دیں گے۔ کہ وہ اپنے نظام کو امیر کے تصور کے باوجود اتنا جمہوری بنائیں۔ کہ تمام فعال یا تدبیر اور اسلام پسند عناصر اسلام کی لڑائی کے لئے ایک پرچم تلے جمع ہو سکیں۔ اس کے لئے ان حضرات کو اپنے میں تھوڑی سی تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اور اپنے سوچنے کے موجودہ اسلوب کو چھوڑنا ہوگا۔ انہیں یہ فرض کرنا ہوگا۔ کہ ہماری اصلی قوت اور طاقت اسلام پسند عناصر سے ملنے میں ہے۔ اور ان کی صلاحیتوں سے ٹھیک ٹھیک فائدہ اٹھانے میں ہے۔ علیحدہ رہنے یا اجتہاد و فکر کی بہترین کاوشوں کو جماعت اسلامی کے ہائی کمانڈ میں سمٹا ہوا ماننے میں نہیں۔"

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ مولوی محمد حنیف صاحب بھی صحیح بات پیش نہیں کر سکے۔ وہ مودودی صاحب کے ساتھ ان کے اس لادینی تصور میں تو متفق ہیں۔ کہ ایک "دارالسلام" میں صالحین کی الگ پارٹی بنا کر حکومت پر قبضہ کر لیا جائے۔ صرف ان سے "عملی حدود" سے اختلاف رکھتے ہیں۔ ان کے خیال میں انہیں اپنی اس لادینی تحریک کا جال ذرا وسیع تر کرنا چاہیئے۔ اور اپنی جماعتی تنظیم کی دیواریں گرا دینا چاہئیں۔ اور بس۔ حالانکہ مودودی صاحب کی بنیادی غلطی یہ ہے کہ وہ ایک "دارالاسلام" میں مسلمانوں کی ایک ایسی برسر اقتدار جماعت سے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ جس میں تمام خیال اور تمام اعتقادات کے مسلمان سما سکتے ہیں۔ اور جس کا مدعا بھی پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ ہے۔ اور جس نے نہ صرف قرارداد مقاصد پاس کی ہے بلکہ عملاً بھی شریعتی قانون کے نفاذ کے لئے قدم اٹھا رہی ہے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

سفرِ حج کے متعلق ضروری معلومات

گزشتہ سے پیوستہ

از مکرم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

حج پر روانگی سے پہلے یہ ضروری ہے کہ معلم کا انتخاب کر لیا جائے۔ اس غرض کے لئے گورنمنٹ اپنی شائع شدہ تفصیلی ہدایات میں معلموں کی فہرست جن میں سے پاکستانی حاجی اپنے معلم کا انتخاب کریں شائع کرتی ہے۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لیا جائے۔ کیونکہ جدہ میں جہاز سے اترتے ہی اپنے معلم کا نام بتانا پڑتا ہے۔ اگر کوئی حاجی نام بتلانے سے قاصر رہے تو حکومت سعودیہ اپنی طرف سے ایسے حاجی کے لئے معلم مقرر کر دیتی ہے۔ معلم کی فیس اس ٹیکس میں جو سعودی گورنمنٹ لیتی ہے شامل ہے۔ اس لئے حاجیوں کو کسی قسم کی ادائیگی معلم صاحبان کو نہیں کرنی چاہیئے۔ میں اپنی ناواقفیت کی وجہ سے گورنمنٹ کی اس شائع شدہ فہرست میں سے کسی کا انتخاب نہ کر سکا جس کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوئی۔ اس لئے میں حاجیوں کو مشورۃً عرض کروں گا۔ کہ وہ معلم کے انتخاب میں پوری پوری احتیاط برتیں۔ تا انہیں کسی تکلیف کا سامنا نہ ہو

اس بارے میں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ حجاز میں کسی شخص کو جس کو وہ اچھی طرح نہ جانتے ہوں یا جس پر پورا پورا اعتماد نہ ہو کوئی رقم بطور قرض یا بطور امانت ہرگز نہ دیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک چاہوں گا۔ کہ اپنے اموال کو اپنے پاس ہی رکھیں۔ اور کسی کو اس کی خبر بھی نہ ہونے دیں۔ کیونکہ ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ جن سے حجاج نے بہت نقصان اٹھایا۔

روانگی سے پہلے ایک اور امر جو نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حاجی صاحبان کو حج کے متعلقہ احکام شریعت پوری طرح معلوم ہوں۔ کیونکہ کوئی ایک ضروری رکن بھی رہ جائے تو انہیں اس کے لئے فدیہ دینا پڑے گا۔ اور بعض صورتوں میں [illegible] دیکھنے میں آیا کہ معلم صاحبان اور ان کے ملازمین جو حاجیوں کو حج کے ارکان کی ادائیگی میں مدد کرتے ہیں۔ حاجیوں کی مسائل سے لاعلمی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اس طرح کئی ارکان صحیح طور پر ادا نہیں ہوتے۔

اس تمہید کے بعد میں احباب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دیتا ہوں کہ کوئٹہ سے کراچی روانگی سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں متعدد دفعہ حاضر ہوا۔ آخری دفعہ ۲۹ ؍ ۵ کو حضور انور نے حج کے بارے میں جو ہدایات عطا فرمائیں۔ وہ احباب کی اطلاع کے لئے میں اپنے الفاظ میں ذیل میں پیش کرتا ہوں

(۱) عرفات کو جانے کے لئے دن ڈھلتے ہی روانہ ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ عصر کے وقت سے مغرب تک وہاں انسان دعاؤں میں مشغول رہ سکے۔ اور یہی اصل حج ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کو جاتے ہوئے انسان کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ جس وقت خانہ کعبہ نظر آئے اس وقت دعا کرے۔ اور یہ دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن اگر انسان اپنی غفلت سے اس موقعہ کو گزار دے۔ اور آگے جا کر خانہ کعبہ پر نظر ڈالے۔ تو وہ وقت دعا کی قبولیت کا نہ ہوگا۔

(۳) عورتوں کے لئے وہاں پردے کا حکم نہیں چہرہ ننگا رہے۔ البتہ پنکھی ہو تو وہ موتہہ کے سامنے کی جا سکتی ہے۔

(۴) نوے فیصدی احکامات شریعت جو وہاں رائج ہیں ہمارے عقیدہ کے مطابق ہیں۔

میں حج پر جانے والے احباب سے درخواست کرونگا کہ وہ ان زریں ہدایات کو حج کے دوران میں مدنظر رکھیں اور ان پر عمل کر کے مستفید ہوں

چاہیئے کہ جب کوئی حج کا ارادہ کرے تو اول استخارہ کرے۔ کیونکہ یہ مستحب ہے۔ اپنے گناہوں کی توبہ کرے۔ اور جو کچھ کسی کا کوئی حق اس پر ہو اس کو ادا کرے۔ یا معاف کروا لے۔ اور اپنے اقربا اور احباب سے رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

استودعکم اللّٰہ الذی لا یضیع ودائعہ

۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو دن کے گیارہ بجے کراچی سے ہماری روانگی کا وقت مقرر تھا۔ گھر سے چلتے وقت ہم نے دو دو رکعت نفل ادا کئے۔ اور صدقہ ادا کیا۔ اور مکان کی سیڑھیوں سے اترتے وقت یہ دعا پڑھی

توباً توباً لربنا اوباً لا یغادر علینا حوباً

یعنی توبہ کرتے ہیں ہم اپنے رب کی رجوع میں نہ چھوڑے ہم پر کوئی گناہ

پھر دروازے کے قریب پہونچکر سورہ انا انزلناہ کی تلاوت کی اور آیۃ الکرسی پڑھی۔ اور یہ دعا بارگاہ عزت میں عرض کی

اللھم انی اعوذبک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی اللھم انی اعوذبک من الضیقۃ فی السفر وکابۃ المنقلب اللھم اقبض لنا الارض وھون علینا السفر۔

ترجمہ اے میرے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں یا میں گمراہ کیا جاؤں۔ یا میں پھسل جاؤں یا میں پھسلایا جاؤں۔ یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ یا میں جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔ اے میرے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی تنگی سے اور لوٹتے ہوئے رنج سے۔ اے میرے رب سکیڑ دے ہمارے لئے زمین کو اور آسمان کو اور آسان کر دے ہم پر سفر کو۔

جب اپنے گھر سے باہر نکلے تو اخی المکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کی کار کھڑی تھی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف میری ہمشیرہ بیگم ڈاکٹر صاحب ان کے بچے اور میرے بچے وہاں موجود تھے ہمارے ہمراہ کار میں سوار ہوئے۔ اور ہم نے یہ دعا پڑھی

سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسکو مسخر کیا اور ہم اسکو قابو میں لانے والے نہ تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔ پھر تین دفعہ الحمد للہ تین دفعہ اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت (کہ پاک ہے تو میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں) کہا۔ اتنے میں ہم پورٹ پر پہنچے۔ جہاں کسٹم والوں نے چیکنگ وغیرہ کرنی تھی۔ کہ کوئی ممنوعہ چیز تو برآمد نہیں کی جا رہی۔ اور ڈاکٹری معائنہ ہونا تھا کہ آیا حاجی سفر کے قابل ہے۔ ہمارے ساتھ کپڑوں کا ایک ٹرنک ایک بستر ایک پیچی کیس جس میں کچھ کتابیں اور بعض چھوٹی چھوٹی ضروریات کی اشیاء تھیں جیسے ڈینٹل کریم۔ تیل۔ قینچی۔ چاقو۔ سوئی دھاگہ۔ صابن ٹارچ عطر وغیرہ [illegible] ایک تھیلا جس میں برتن مثلاً لوٹا گلاس۔ سٹو۔ لالٹین۔ ٹفن کیریر بسکٹ چلنے وغیرہ تھیں۔ اور ایک چھوٹا سا لکڑی کا بکس جس میں ضروری ادویات معہ [illegible] ساتھ لے گئے تھے اس کے علاوہ ہم دونوں اپنے [illegible] ایک ایک چھتری اور ایک ایک مچھردانی لے گئے۔ مچھردانیاں تو ہمارے کسی مصرف میں نہ آئیں۔ گو ان کا اپنے ہمراہ ہونا ضروریات میں سے ہے۔ اور گورنمنٹ مچھر سے بچنے کے لئے اس کی تاکید بھی فرماتی ہے۔ ہم اپنے ہمراہ خورد و نوش کا سامان مثلاً غلہ چاول۔ دالیں۔ چینی گھی۔ جن کی برآمد کرنے کی اجازت ہے نہیں لے گئے تھے۔ اور نہ ہمیں انہیں برآمد کرنے کی زیادہ ضرورت محسوس ہوئی لیکن پھر بھی میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اگر چند احباب ملکر سفر پر روانہ ہوں اور وہ اپنے کھانے کا انتظام خود کر سکتے ہوں۔ تو انہیں غلہ چاول گھی ضرور اپنے ہمراہ لے جانا چاہیئے۔ ان کی مقدار اپنی ضرورت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ زیادہ باربرداری پسندیدہ نہیں۔ گھی بہرحال ایک ایسا لازمہ ہے۔ جو احباب کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے کیونکہ وہاں جو گھی مل سکتا ہے۔ اس میں زیتون کی کچھ ملاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ اور ذائقہ میں ہمارے دیسی گھی کی طرح نہیں ہوتا۔ کھانڈ کے لے جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہاں مناسب قیمت پر جتنی چاہو میسر آ جاتی ہے۔

۱۹۵۰ء کا حج چونکہ گرمیوں کے ایام میں تھا اس لئے ہم اپنے ہمراہ بستر میں سوائے دو کمبلوں کے کوئی گرم چیز مثل رضائی اور توشک کے نہیں لے گئے۔ اور نہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت محسوس ہوئی۔ ۱۹۵۱ء کا حج نسبتاً زیادہ گرم دنوں میں ہوگا۔ کیونکہ ہر سال دس دن کا موسم میں فرق پڑتا رہتا ہے۔

ہم اپنے ہمراہ احرام کے علاوہ ایک ایک تھان لٹھے کا لے گئے تھے۔ تاکہ اگر کفن کی ضرورت پڑ جائے۔ تو اس کے لئے کپڑے کی تلاش نہ کرنی پڑے۔

کسٹم پر ہمارے سامان کی چیکنگ فوراً ہی ہو گئی تھی۔ اور ہم نے اپنا سامان قلی کے حوالے کر دیا۔ لیکن جہاز پر جانے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ ڈاکٹری معائنہ ابھی ہونا تھا۔ اور کیونکہ وقت ابھی کافی تھا۔ ہم واپس اپنی کوٹھی پر گئے۔ تاکہ کھانا کھا لیں۔ کیونکہ صبح ناشتہ کے بعد ہی ہم پورٹ کو روانہ ہو گئے تھے۔ جب ہم پورٹ پر واپس آئے۔ تو برادرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب نے پورٹ کے ڈاکٹر سے ہمارے معائنہ کے بعد پاس پورٹ پر مہریں لگوائیں۔ اب بھی جہاز کی روانگی کا [illegible] کافی تھا۔ اس لئے ہم سب مکرم میاں عبد [illegible] صاحب کے ہاں چلے گئے۔ کیونکہ ان کا مکان پورٹ کے بالکل قریب تھا۔ یہ جمعہ کا دن تھا

ڈاکٹر صاحب اور میاں عبدالکریم صاحب توجمعہ کی نماز کے لئے شہر تشریف لے گئے۔ اور ہم سب وہاں ہی ٹھیرے رہے۔ یہاں ہماری تواضع پرتکلف چائے سے کی گئی۔ اسی ہی دن میاں عبدالکریم صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ایک نور نظر سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صالحین میں سے کرے۔ لمبی عمر والا ہو۔ اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک۔ اللّٰھم آمین۔ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ہم کیمر پورٹ پر آئے۔ اس وقت ہمیں جہاز پر سوار ہونے کی اجازت دی گئی۔ اور یہ انتظام بھی کردیا گیا۔ کہ ہم بمعہ اپنے جملہ عزیزوں کے جہاز پر سوار ہو جائیں۔ اور ہمارے عزیز جہاز کی روانگی تک ہمارے پاس ٹھیرے رہیں۔ جہاز کے ساتھ سیڑھیاں لگادی جاتی ہیں۔ جن پر چڑھ کر انسان جہاز کے اندر داخل ہوتا ہے۔ جہاز پر چڑھتے وقت ہم نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ بسم اللّٰہ مجرٖیھا ومرسٰھا ان ربی لغفور الرحیم نیز وما قدروا اللّٰہ حق قدرہٖ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیٰمۃ والسمٰوٰت مطویّٰت بیمینہٖ سبحنہٗ وتعالیٰ عما یشرکون۔

جہاز میں داخل ہوتے وقت جہاز ران کمپنی کا ایک افسر کھڑا ہوتا ہے۔ جو کراچی سے جدہ تک کا ٹکٹ اسی جگہ لے لیتا ہے۔ اور جو حصہ جدہ سے کراچی تک کا ہوتا ہے۔ وہ حاجی کو واپس کر دیتا ہے۔ یہاں یہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ جہاز کے افسران کے علاوہ پورٹ کے افیسر بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو حاجیوں کو ہی داخلہ کی اجازت دیتے ہیں۔

جہاز میں فسٹ اور سیکنڈ کلاس کے الگ الگ کیبن تھے۔ جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ سیکنڈ کلاس کیبن میں چار سیٹیں تھیں۔ اور فسٹ کلاس میں دو کیبن قریبًا ایک ہی سائز کے تھے سیکنڈ کلاس کیبن میں اوپر نیچے دو سیٹیں ایک طرف اور دو سیٹیں اوپر نیچے دوسری طرف۔ فسٹ کلاس میں ایک سیٹ ایک طرف اور ایک سیٹ دوسری طرف۔ ہمارا سامان ہمارے کیبن میں رکھ دیا گیا۔ اور میں نے اور میری دختر نیک اختر نے اپنی اپنی جگہ کیبن میں لے لی۔ یہ انتظام کر دیا گیا تھا۔ کہ اگر عورتیں عورتوں میں رہنا چاہیں۔ تو ان کے لئے الگ کیبن ہو۔ میری بچی کو عورتوں کے کیبن میں ہی جگہ دی گئی۔ فسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس کے کمرے ڈیک کے اوپر کے حصہ میں تھے۔ اور کچھ فسٹ کلاس کمرے اور جہاز کے افسران کے کمرے اس سے اوپر کی منزل پر بھی تھے ہمارے کمروں کے نیچے ڈیک کے مسافروں کی جگہیں تھیں۔ اور یہ بھی کئی منزلوں میں پانی کے اندر تک چلی جاتی ہیں۔ ہمارے جہاز میں ان مسافروں کے لئے بھی اوپر نیچے سیٹیں تھیں۔ ان میں ہوا۔ روشنی کا انتظام کیا ہؤا ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی جہاز کے چلنے پر مسافروں کو معدہ کی کافی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ مثلاً قے کا آنا۔ سر کا چکرانا وغیرہ۔ ڈیک کا اوپر کا حصہ جس میں کھلی ہوا اور روشنی آتی ہے۔ بالعموم ڈیک کے مسافروں کی سیرگاہ کے طور پر استعمال کرنے کے لئے مہیا ہوتا ہے۔ لیکن حاجی لوگ اس حصہ کو بھی اپنی رہائش کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ ڈیک کے مسافر دوسرے ڈیک کے مسافروں کی نسبت زیادہ آرام میں رہتے ہیں۔ یہاں سیٹیں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ یہ جگہ تو رہائش کے لئے تو مخصوص ہی نہیں ہوتی۔ لیکن حاجی صاحبان اپنے ہمراہ بند ہونے والی چارپائیاں لے جاتے ہیں۔ جو نہ صرف جہاز پر ہی کام دیتی ہیں۔ بلکہ حجاز میں بھی۔ اگر یہ فولڈنگ چارپائی اپنے ہمراہ نہ ہو۔ تو حجاز میں ہر جگہ نیچے ہی سونا ہوگا۔

اگر حاجی صاحبان اپنے ساتھ بھاری سامان بھی لے جانا چاہیں۔ تو یہ سامان جہاز ران کمپنی کے سپرد ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ وہ اسے سامان رکھنے والے درجہ میں محفوظ رکھ سکیں۔ ہر سامان پر چاہے وہ بھاری ہو یا ہلکا۔ اپنا نام اپنے پلگرم پاس کا نمبر اپنے ٹکٹ کا نمبر موٹے حروف میں نہ مٹنے والی سیاہی سے لکھ دینا چاہیئے۔ تاکہ اسکی شناخت میں کوئی دقّت نہ رہے۔ اور نہ ہی وہ دوسرے مسافروں کے سامان سے ملکر مشتبہ ہو جائے۔ کاغذوں کے لیبل نہیں لگانے چاہئیں۔ کیونکہ وہ اتر جاتے ہیں۔ سامان میں اگر آبِ زمزم لانے کے لئے ڈرم جو جستی ہوتے ہیں۔ یا کنستر لے لئے جائیں۔ تو اچھا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں گو مکہ شریف میں دستیاب ہو جاتی ہیں۔ لیکن گراں ہوتی ہیں۔ دوسرے حجاز کے سفر میں یہ پانی رکھنے کے کام آسکتے ہیں۔ اور پانی کا اپنے پاس سٹاک رہنا بہت ضروری ہوتا ہے

جہاز نے سات بج کر اٹھائیس منٹ شام کو لنگر اٹھایا۔ کراچی اور پورٹ کی روشنی عجیب بہار دے رہی تھی۔ سمندر پرسکون تھا۔ کنارہ پر حاجیوں کے عزیز و اقربا جو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ نمازیں ادا کر رہے تھے۔ اور حاجی صاحبان بھی نمازوں میں مشغول ہو رہے تھے۔ الحمد للّٰہ کہ ہر قدم پر اب ہم ارض حرم کے قریب تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔ ثم الحمد للّٰہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ایک دعا

۲۵ر جون ۱۹۱۳ء عصر کے درس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیحؑ اول رضؓ نے فرمایا۔

"میں تو ایسا سخت بیمار ہو گیا تھا۔ کہ پھر اس مقام پر کھڑے ہو کر درس دینے کی امید نہ تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھ پر خاص فضل کیا۔ جو یہ توفیق عطا فرمائی۔ اس بیماری میں میری ایسی حالت ہو گئی۔ کہ میں نے سمجھا اب خاتمہ ہے۔ اس وقت میں نے ایک دعا کی۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ قبول ہو گئی۔ تم لوگ بھی اگر چاہو۔ تو اپنی جگہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر حمد و استغفار کے بعد یہ دعا مانگو۔ میں نے یوں کیا کہ اول دو رکعت نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ والضحیٰ پڑھی۔ اور دوسری رکعت میں الم نشرح۔ یہ ایک تفاؤل تھا۔ پھر میں نے ان الفاظ میں حمد الٰہی کی۔

لا الٰہ الا اللّٰہ الحکیم الکریم ط لا الٰہ الا اللّٰہ رب العرش العظیم۔ لا الٰہ الا اللّٰہ رب السمٰوٰت والارض ورب العرش الکریم۔ پھر میں نے استغفار کیا۔ اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنب الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین ط

بعد اس کے میں نے دعا کی۔ الٰہی اسلام پر بڑا تبر چل رہا ہے۔ مسلمان اول تو سست۔ دوسرے دین سے بے خبر۔ تیسرے قرآن سے بے خبر۔ رسول کریمؐ کی سوانح عمری سے مولیٰ یہ بے خبر۔ اس لئے دشمن ان کو کھانے لگ گئے۔ تو ان میں ایک ایسا آدمی پیدا کر۔ جس میں قوت جذب (دوسرے کو بلانے کی) ہو۔ قوت جاذبہ کے علاوہ پھر وہ کاہل وسست نہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ باوجود قوت جاذبہ و ہمت بلند کے پھر وہ کمال استقلال رکھتا ہو۔ پھر بڑی دعائیں کرنے والا ہو۔ تیری تمام رضاؤں کو اس نے پورا کیا ہو۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے باخبر ہو۔ پھر اس کو ایک جماعت بخش۔ اور وہ جماعت ایسی ہو۔ جو نفاق سے پاک ہو۔ ان میں تباغض نہ ہو۔ ان جماعت کے لوگوں میں جذب ہو۔ ہمت بلند ہو اور استقلال ہو۔ وہ قرآن و حدیث کے واقف ہوں۔ اور اس پر کاربند ہوں۔ ابتلاء تیری ذات پاک سے مقدر ہیں۔ پس ابتلاؤں میں ان کو ثبات عطا فرما۔ ابتلاء ایسے ہوں۔ کہ ما لا طاقۃ لنا ہوں۔ اس شخص اس جماعت کی اولاد کو بھی ایسی ہی ترقی دے۔"

مجھے یہ ہوا آرہی ہے۔ کہ میری دعا قبول ہوئی۔ تم بھی اس دعا میں بہت زور لگاؤ۔ تا انصار اللّٰہ اور حق کے مؤید بن جاؤ۔ تم کلامہ۔ (الفضل مورخہ ۲ر جولائی ۱۹۱۳ء) مرسلہ عبدالوہاب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور۔

امریکہ میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات

(از مکرم وکیل التبشیر صاحب)

مکرم چودھری شکر الٰہی صاحب اپنے ایک مکتوب میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گذشتہ دنوں واشنگٹن یونیورسٹی کے غیر ملکی طلباء کی ایسوسی ایشن کی طرف سے ان کے ایک اجلاس میں شمولیت کی دعوت ملی۔ اس اجلاس میں اسلامی ممالک کے طلباء نے اپنے اپنے ممالک کے متعلق تقاریر کیں۔ مگر یہ بات قابل افسوس ہے۔ کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی اسلام کے ساتھ اپنے تعلق یا دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ نہ صرف یہی بلکہ اسلام کے متعلق ان کا نظریہ شکست خوردہ ذہنیت کا تھا۔ مثلاً یہ کہ ایک افغان طالب علم نے کہا۔ کہ افغانستان کے ایک بادشاہ کے پاس تین سو بیویاں تھیں۔ لیکن اب ایسے امور کے بارہ میں لوگوں کے نظریات تبدیل ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ایک ترک طالب علم کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے فخریہ اس امر کو بیان کرنا شروع کیا۔ کہ اب ترکی حکومت نے یہ قانون بنا دیا ہے۔ کہ وہاں کوئی شخص ترکی ٹوپی نہیں پہن سکتا۔ اور یہ کہ کثرت ازدواج قانونًا منع کر دی گئی ہے۔ ترکی دن بدن "محمد ازم" سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کر رہا ہے۔ اور اب یہ مذہب اس کا شاہی مذہب نہیں رہا ہے۔ لوگوں کو مذہبی معاملات میں مکمل آزادی ہے۔ وہ جس گرجا میں چاہیں آزادی سے جا سکتے ہیں۔"

مذکورہ بیان ایک ایسی واضح حقیقت ہے۔ جسے کسی مزید تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ایسے امور اگر مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہ ہوں۔ اور وہ موجودہ زمانے میں اس ضرورت کو سختی سے محسوس نہ کریں۔ کہ فی الحقیقت ایسے وقت میں کسی ایسے مسیح کی ضرورت تھی۔ جو اپنے مسیحائی نفس سے اسلام کے اندر دوبارہ زندگی پھونکے تو ایسے مسلمانوں پر ہزار افسوس ہے۔ چودھری صاحب موصوف پھر اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس اجلاس میں جب سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ تو انہوں نے اسلام کی صحیح پوزیشن واضح کرنے کے لئے بعض استفسارات کرتے ہوئے اس حقیقت کو آشکار کیا۔ کہ اسلام نے تعدد ازدواج کیوں جائز رکھی ہے۔ اور اس کے کیا فوائد ہیں اور کیوں [illegible]

[illegible] ترک طالب علم کو بھی بتایا۔ کہ اگر وہ اسلامی احکام کی حکمتوں کو سمجھ لے تو وہ پھر کبھی اس بات پر نازاں نہ ہو۔ کہ اس کا ملک اسلام سے دُور جا رہا ہے۔"

یہ امر باعث مسرت ہے۔ اور اسلام کی فتح کا ایک نشان ہے۔ کہ اسی مجلس میں ایک جرمن طالب علم نے چودھری صاحب موصوف کے بیان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ کہ "یورپ میں مردوں کی موجودہ قلت کے پیش نظر "تعدد ازدواج" کی سخت ضرورت ہے۔ نیز اس نے کہا۔ کہ جرمنی کے بعض حصوں میں سات عورتوں کے مقابلہ میں ایک مرد کی نسبت ہے۔ اور اسلام کا پیش کردہ اصل ہی اس مرض کا واحد علاج ہے۔"

سونے کے آداب

احادیث نبویؐ کی روشنی میں

(از محمد شفیع صاحب اشرف مولوی فاضل جامعۃ المبشرین ربوہ)

مندرجہ ذیل سطور کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اپنی حرکت و سکون ۔ اپنے قول و فعل حتیٰ کہ معمولی روزمرہ کے مشاغل اور طبعی تقاضوں کو پورا کرتے وقت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ اور آپ کے اُسوہ حسنہ کو مدنظر رکھ کر نہ صرف اس امر کو صحیح اور موزوں طریق سے سرانجام دیں ۔ بلکہ سنتِ نبویؐ سے تمسک اور حضور کے ارشادات کی تعمیل کے نتیجہ میں نیکیوں میں بھی ترقی کریں ۔ دراصل اللہ تعالےٰ اور اس کے پاک رسولؐ (فداہ امی و ابی و نفسی) کی محبت کو تازہ رکھنے کا ایک نہایت ہی سہل اور قیمتی گُر یہ ہے کہ انسان اُن کے چھوٹے سے چھوٹے اور ادنےٰ سے ادنےٰ حکم کو بھی مدنظر رکھے اور ان کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کرے ۔

نیند انسان کا ایک طبعی تقاضا ہے ۔ ہر شخص خواہ وہ عاقل ہو یا جاہل ۔ امیر ہو یا غریب ۔ مومن ہو یا کافر وہ دن بھر کی محنت اور مشقت کے بعد نیند اور آرام کی ضرورت محسوس کرتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے جعلنا نومکم سُباتا ۔ کہ ہم نے رات کو تمہارے لئے آرام اور راحت کا ذریعہ بنایا ہے ۔ چنانچہ ہر انسان دن بھر کے کام کاج کے بعد رات کو سوتا ہے اور اپنے اس طبعی تقاضا کو پورا کرتا ہے ۔ لیکن جس طرح زندگی کے ہر میدان میں مومن اور کافر کے درمیان بعض امور مابہ الامتیاز ہیں اسی طرح ان طبعی تقاضوں کی انجام دہی میں بھی دونوں کے نقطہ ہائے نظر میں نمایاں فرق اور امتیاز ہے ۔ ایک عام آدمی جو رات کو سوتا ہے وہ محض اسی تقاضے کے ظاہری اور قدرتی فائدہ سے مستفید ہوتا ہے ۔ لیکن ایک مومن جو اپنے ہر کام میں اپنے خدا اور اس کے رسول کے ارشادات کو پیش نظر رکھتا ہے ۔ وہ اس طبعی تقاضے کے ظاہری اور قدرتی فوائد کے ساتھ ساتھ روحانیت میں بھی ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ہر دن جو اس کے چڑھتا ہے اس کی روح کو صیقل کرتا ہے اور ہر رات [illegible] کی ترقی کا زینہ بن کر اس کیلئے قلبی تسکین اور رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہوتی ہے . . . .

لیکن یہ دوہرا فائدہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب اس امر کے متعلق خدا اور اس کے مقدس رسولؐ کے ارشادات کو مشعل راہ بنایا جائے ۔

حضرت امام غزالی نے اپنی کتاب " احیاء علوم الدین " کے حصہ اول میں جہاں " اوراد اللیل " کا ذکر کیا ہے وہاں تیسرا ورد آپ نے نیند کو شمار کیا ہے ۔ آپ لکھتے ہیں :

" الورد الثالث النوم ولاباس ان یعدّ ذالک فی الاوراد فانّہ اذا روعیت آدابہ احتسب عبادۃ ۔ فقد قیل ان العبد اذا نام علی طھارۃ و ذکر اللہ تعالیٰ یکتب مصلّیاً حتی یستقیظ "

کہ تیسرا ورد رات کا نیند ہے ۔ اور اگر اس کو اوراد میں شمار کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ۔ کیونکہ جب اس کے آداب کی رعایت ملحوظ ہو تو یہ بھی عبادت ہی سمجھی جاتی ہے ۔ کہا گیا ہے کہ جب کوئی بندہ وضو اور ذکر الٰہی کے بعد سوتا ہے تو اس کے جاگ اُٹھنے تک (اللہ تعالےٰ کے نزدیک) اسے حالتِ نماز میں ہی لکھا جاتا ہے . . . . . . اس کے بعد فرماتے ہیں ۔

" وفی الخبر انّہٗ اذا نام علی طھارۃ رفع روحہ الی العرش " یعنی حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص وضو کر کے سوتا ہے تو اس کی روح کا رفع عرش کی جانب کیا جاتا ہے اور پھر لکھتے ہیں ولذالک قال صلے اللّٰہ علیہ وسلم نوم العالم عبادۃ و نفسہ تسبیح کہ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کی نیند بھی عبادت اور اس کا سانس لینا بھی تسبیح ہے ۔

پس اگر نیند کے آداب کو ملحوظ رکھا جائے تو یقیناً یہ چیز بھی ہماری عبادت میں داخل ہو گی ۔ اور اس حالت میں رات بھر سوئے رہنے کے معنے یہ ہوں گے کہ گویا ہم رات بھر عبادت میں مشغول رہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کے اعمال سے نیند کے جو آداب مستنبط ہوتے ہیں وہ ذیل میں درج ہیں ۔

(۱)

پہلا ادب نیند کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص سونا چاہے تو وضو کرے ۔ بخاری میں براء بن عازبؓ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں ۔ " قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اتیت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوٰۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن " کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر آئے تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ ۔

(۲)

رات کو سوتے وقت مسواک کر لینا ایک نہایت مفید شے ہے ۔ اس سے معدہ اور دانتوں کی اکثر بیماریوں سے انسان محفوظ رہتا ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی سونے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں بتّ عند النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم فاستنّ (بخاری) کہ میں ایک رات حضورؐ کے پاس سویا (اور دیکھا کہ) حضورؐ نے مسواک کی ۔

(۳)

تیسرا ادب جو ہمیں حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ سوتے وقت دائیں کروٹ پر سونا چاہیئے ۔ طبّی لحاظ سے بھی اسی طریق کو پسند کیا گیا ہے ۔ بائیں کروٹ پر لیٹنے سے دل اپنی حرکت کی صحیح رفتار کو قائم نہیں رکھ سکتا ۔ چنانچہ خون کا تسلسل باقاعدہ نہیں رہتا اور اس طرح متوحش اور ڈراؤنی خوابیں آتی ہیں اور آدمی گھبرا کر چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے ۔ چت لیٹنا بھی مضر خیال کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ غذا وغیرہ کا پیٹ کی رگوں پر دباؤ پڑ کر دورانِ خون میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور اس سے بھی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہی رہی ہے کہ آپ ہمیشہ دائیں کروٹ پر سوتے ۔ چنانچہ بخاری کی مذکورہ بالا حدیث کے علاوہ ترمذی میں براء ابن عازبؓ کی ایک اور حدیث آتی ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کان رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ یتوسّد یمینہٗ عند المنام کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سوتے وقت دائیں کروٹ پر سویا کرتے تھے ۔

(۴)

پیٹ کے بل سونا بھی بالعموم تہذیب اور شائستگی کے خلاف ہے بلکہ طبّی نقطہ نگاہ سے بھی مضر ہے ۔ اس طریق کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے ۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ۔ " رای رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم رجلاً مضطجعاً علےٰ بطنہ فقال ان ھذہٖ ضجعۃ لایحبھا اللّٰہ " (بخاری) کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا لیٹنے کے اس طریق کو اللہ تعالےٰ پسند نہیں فرماتا ۔

(۵)

حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سوتے وقت حضورؐ اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ لیتے تھے ۔ درحقیقت یہ بھی ایک طبعی طریق ہے اور سوتے وقت اپنے ہاتھ کا تکیہ بنا لینا زیادہ راحت بخش اور سونے کی ایک آرام دہ صورت ہے ۔ ورنہ بازو کو پھیلائے رکھنا یا جسم کے کسی حصہ کے نیچے اس کا آئے رہنا نہ صرف غیر طبعی بلکہ تکلیف دہ ہے ۔ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ روایت کرتے ہیں کہ :

" ان النبیّ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہٗ تحت راسہٖ " (ترمذی)

کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ لیتے ۔

حدیث کے ظاہری الفاظ سے بے شک دائیں ہاتھ کی تعیین نہیں ہوتی ۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ پر سویا کرتے تھے لہٰذا یہ بات بالبداہت درست ہے کہ وہ ہاتھ جو سر کے نیچے ہوگا وہ دایاں ہی ہوگا ۔ (ترمذی)

(باقی)

تم جلد سے جلد وصیت کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء میں حضور نے وصیت کے متعلق ایک نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی ۔ جس کے آخری الفاظ صرف اس لئے شائع کئے جاتے ہیں تاکہ دوست انکی روشنی میں جلد سے جلد وصیت کریں اور اس نعمت سے محروم نہ رہیں ۔

حضور فرماتے ہیں :-

" دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں ۔ یہ اٹلانٹک ۔ چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص ۔ کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں ۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی ۔ وہ خدا تعالےٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے ۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کریگی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھدی گئی ہے پس اے دوستو جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے ۔ اس نے اس نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے ۔ اس نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے . . . . .

پس اے دوستو ! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے ۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو ۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے ۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو ۔ وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے ۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینوی برکات سے مالامال ہو سکیں ۔ "

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بین مملکتی والی بال ٹورنامنٹ بٹالہ اور قادیان کی زیارت

محمود صاحب شاہد ایم ۔ ایس سی

۲۳ مارچ ۱۹۵۱ء سے ۲۵ مارچ تک بٹالہ میں بین المملکتی والی بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ [illegible] منیجنگ کمیٹی نے پاکستان میں پانچ ٹیموں کو دعوت بھیجی۔ جن میں [illegible] لاہور کی۔ ایک لائلپور کی اور ایک احمدیہ کلب ربوہ کی [illegible] جو ہمیں ۱۶ مارچ کو موصول ہوا۔ اس تنگ وقت میں ممکن تھا۔ کہ بٹالہ جانے کے انتظامات مکمل نہ ہوتے۔ مگر چوہدری مظفر علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوم ڈیپارٹمنٹ اور مرزا رحمت اللہ صاحب اسسٹنٹ انچارج پرمٹ برانچ کی مخلصانہ کوششوں سے پرمٹ ملنے میں نہایت آسانی ہو گئی۔ پھر ہم ڈپٹی ہائی کمشنر فار انڈیا لاہور کے پرمٹ سیکشن والوں کے بھی انتہائی ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہولی کی چھٹی ہونے کے باوجود ہمارے لئے نہایت تگ و دو کی۔ اور ہمیں جانے کا پرمٹ دیدیا اور ہم ۲۳ مارچ کو بعد دوپہر قریباً ۱ بجے تک ہندوستان جانے کے لئے واہگہ کی سرحد تک پہنچ گئے۔ پانچ ٹیموں میں سے دو لاہور کی اور ایک احمدیہ کلب ربوہ صرف اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے جا سکیں۔ ۱½ بجے کے قریب ہم پاکستان کی سرحد کو عبور کر کے ہندوستان میں داخل ہو گئے۔ اس طرف پولیس کا ایک چھوٹا سا دستہ جیپ کار میں ہماری حفاظت کے لئے آیا ہوا تھا ہم سب کو سوار کر دیا گیا۔ اور ۹ بجے رات کو بٹالہ پہنچ گئے۔ اہل بٹالہ کا اشتیاق بیان سے باہر ہے۔ وہ عصر سے ہمارے انتظار میں کھڑے تھے۔ کیونکہ انہیں بتایا گیا تھا۔ کہ ہم عصر تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ جونہی ہم لاری سے اُترے۔ اہالیان بٹالہ سڑک پر دو رویہ کھڑے ہو گئے۔ جس کے پاس سے ہم گذرتے وہ ایک ہار ہمارے گلے میں ڈال دیتا۔ انہیں ایسی خوشی ہو رہی تھی۔ گویا ان کے برسوں کے بچھڑے ہوئے عزیز ل گئے ہوں۔ ہمیں خالصہ ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ جو ایک کشادہ عمارت تھی۔ علاوہ منیجنگ کمیٹی کے افراد کے جو ہماری آسائش کا خود بھی ہر طرح خیال رکھتے تھے۔ ایک نوکر مستقل ہماری خدمت کو دیدیا گیا۔ ہمارے ناشتہ اور کھانے کا انتظام ٹورنامنٹ کمیٹی کے ذمہ تھا۔ اس کے علاوہ بٹالہ شہر کے چند معززین نے بھی ہماری الگ دعوتوں کا انتظام کیا۔ جن میں ڈاکٹر رتن سنگھ صاحب رائے بہادر لالہ ملات رام صاحب اور لالہ موتی لال صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کے افراد معززین بٹالہ اور عام پبلک نے بڑی محبت اور اخلاص سے بٹالہ میں ہمارا خیر مقدم کیا۔ پولیس کا رویہ بھی نہایت شریفانہ اور ہمدردانہ تھا۔

بٹالہ ٹورنامنٹ میں شریک ہونے کے لئے قادیان سے بھی احمدیہ ٹیم آئی ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ وہ نہایت اچھا کھیلتے ہیں۔ چنانچہ ٹورنامنٹ کے علاوہ ان کا ایک دوستانہ میچ بھی کروایا گیا۔ ان کے علاوہ قادیان سے [illegible] احمدی احباب روزانہ صبح کو بٹالہ آتے اور شام کو چلے جاتے۔ ملک صلاح الدین صاحب اور خان فضل الٰہی صاحب تو پہلے دن استقبال کے موقعہ پر بھی موجود تھے۔ اور اکثر وقت ہمارے ساتھ رہتے تھے۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دیگر دوست جو ٹیم کے ساتھ قادیان سے آئے ہوئے تھے۔ ۲۳ مارچ کی شب کو ہی جب کہ ہم بٹالہ پہنچے۔ ہمیں ملنے کے لئے بورڈنگ ہاؤس میں تشریف لے آئے۔ اور بڑے اخلاص اور محبت سے ملے۔ اگلے روز یعنی ۲۴ مارچ کو ملک صلاح الدین صاحب اور خان فضل الٰہی صاحب نے پاکستان کی ٹیموں کو دعوت دی کہ وہ قادیان بھی چلیں۔ چنانچہ پاکستان کی ٹیموں کے منیجر کی طرف سے ایک درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو لکھی گئی۔ کہ وہ ہم کو قادیان جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اس کی اجازت دینا ان کے اختیار میں نہیں۔ بلکہ چیف سیکرٹری حکومت مشرقی پنجاب کے اختیار میں ہے۔ ۲۵ مارچ کو دوپہر کے وقت اطلاع ملی۔ کہ قادیان جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ چنانچہ پروگرام یہ بنایا گیا۔ کہ رات کو آٹھ بجے کی گاڑی سے قادیان جائیں گے۔ اور اگلے دن صبح ۸ بجے کی گاڑی سے واپس بٹالہ آ جائیں گے۔ مگر عین وقت معلوم ہوا۔ کہ رات قادیان میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اس پر ہمیں سخت قلق ہوا۔ کیونکہ اور کوئی وقت نہیں تھا۔ جس میں قادیان جا سکتے۔ پھر بارش بھی بہت ہو رہی تھی۔ اور کوئی اور انتظام ممکن نہ تھا۔ جس کے ذریعہ ہم رات [illegible] کے بغیر آ سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ بہت بہت جزائے خیر دے ملک صلاح الدین صاحب اور خان فضل الٰہی صاحب کو کہ انہوں نے حوصلہ نہ ہارا۔ اور سخت بارش کے باوجود وہ ہمارے قادیان جانے کے انتظامات میں مشغول رہے۔ اور بالآخر یہ فیصلہ کر کے آئے۔ کہ اگر رات کو بارش تھم گئی۔ تو علی الصبح لاری کے ذریعہ قادیان روانہ ہو جائیں گے۔ اور وہاں دو اڑھائی گھنٹے ٹھہر کر دوپہر تک واپس بٹالہ آ جائیں گے۔ کیونکہ اسی روز ہم نے پاکستان آنا تھا۔

چنانچہ ۲۶ مارچ کی صبح کو سات بجے کے قریب پاکستان کی ٹیموں میں سے ۱۴ افراد لاری پر سوار ہو کر قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ ایک دعوت کی وجہ سے باقی کھلاڑی بٹالہ میں ہی رہ گئے۔ ملک صلاح الدین صاحب۔ خان فضل الٰہی صاحب اور پولیس کے ایک۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر بمع تین سپاہیوں کے ہمارے ساتھ تھے۔ بہشتی مقبرہ کے پچھلی طرف کوئی ایک میل کے فاصلہ پر کچی سڑک پر ہماری لاری ٹھہر گئی۔ کیونکہ وہاں سے آگے بڑھنا لاری کے لئے ناممکن تھا۔ وہیں پہ چند احباب ہماری پیشوائی کو موجود تھے۔ ان سے مصافحہ و معانقہ کے بعد ہم آگے بڑھے۔ بہشتی مقبرہ سے کوئی ایک فرلانگ اس طرف قریباً پچاس درویشانِ باصفا کا ایک گروہ ہمارے استقبال کو کھڑا تھا۔ جب ہم اُن کے قریب پہنچے تو انہوں نے تین دفعہ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ اور پھر نہایت بلند آواز سے نعرۂ تکبیر کہا۔ خدا کے ان پرستاروں کی آواز میں کتنا جوش تھا۔ کہ فضائے آسمانی بھی بھر آئی تھی۔ ان سے مصافحہ و معانقہ کے بعد اور آگے بڑھے تو باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن میں خدا کے نیک بندوں کا ایک اور گروہ ہماری پذیرائی کو موجود تھا۔ ہمارے قریب پہنچنے پر انہوں نے بھی تین دفعہ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ اور پھر بڑے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ ان سے بھی مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کر کے ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ سید محمد شریف صاحب سیالکوٹی نے [illegible] اور جری اللہ ہستی کا غیر احمدی دوستوں کو تعارف کرایا۔ اور پھر اجتماعی طور پر مختصر سی لیکن سوز و گداز سے لبریز دعا مانگی گئی۔ وہاں سے فارغ ہو کر مہمان خانہ پہنچے جہاں کے قریباً سب درویش محبت۔ اخلاص اور عقیدت کے پھول نچھاور کرنے کو ایک لمبی قطار میں کھڑے تھے۔ انہیں میں حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی بھی تھے ہماری آمد پر وہ ہمیں بہت کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مگر جذبات کی فراوانی الفاظ میں اس کا اظہار نہ کر سکی۔ ہاں اُن کی آنکھوں میں بڑے بڑے موتیوں کی جھلک ان کے جذبات کی صاف ترجمانی کر رہی تھی مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا۔ کہ فرشتے بھی اس پاک نظارہ کا منظر دیکھنے اتر گر [illegible] رہے ہیں۔ ان سے بھی مصافحہ و معانقہ کرنے کے بعد ہم مہمانخانہ کے ایک کمرے میں جا بیٹھے۔ جہاں ہماری تواضع مقصود تھی۔ لیکن پھر بہتر یہی جانا کہ پہلے دیگر شعائر اللہ کی زیارت سے بھی فیضیاب ہو لیں۔ چنانچہ وہاں سے مسجد اقصیٰ پہنچے۔ جہاں پر پھر سید محمد شریف صاحب نے حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم والد ماجد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے متعلق تفصیلات بتائیں۔ پھر منارۃ المسیح پر چڑھے۔ اب دیار محبوب کا کونہ کونہ ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ اور بے اختیار یہ شعر زبان سے جاری ہو گیا ؎

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

کچھ دیر مسیح پاک کی اس بستی کا نظارہ کرتے رہے دل رو رہا تھا۔ مگر آنکھوں نے ساتھ نہ دیا شاید اس لئے کہ قادیان کی یاد میں آنسو بہانا بزدلی نہ ٹھہرے غیر احمدی دوستوں کو مینار پر سے اس محبوب بستی کے متعلق تمام باتیں بتائی گئیں۔ اور اس کے بعد نیچے اُترے اور مسجد اقصیٰ کے اس مقام پر جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھڑے ہو کر خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا تھا۔ یا پھر جہاں کھڑے ہو کر حضور اکثر نماز ادا کیا کرتے تھے دو رکعت نفل ادا کئے۔ وہاں سے ہم مسجد مبارک پہنچے۔ یہاں بھی دو رکعت نفل ادا کئے۔ پھر بیت الدعا اور بیت الفکر میں دو دو نفل ادا کئے۔ مگر تشنگی نہ بجھ سکی۔ وہاں سے پھر مسجد مبارک کے اُس کمرے میں جا کی۔ جہاں سرخی کے چھینٹوں والا نشان ظاہر ہوا تھا۔ اس کے بعد پھر سید محمد شریف صاحب سیالکوٹی کی معیت میں قصر خلافت دفاتر صدر انجمن و تحریک جدید غیر احمدی دوستوں کو دکھلائے گئے اور پھر سب مہمانخانہ میں واپس لوٹ آئے۔ جہاں پُر تکلف کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

کھانا کھانے سے قبل مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ اور غیر احمدی دوستوں کو احمدیت اور قادیان کے متعلق بہت سی باتیں بتائی گئیں انہوں نے اس ہمت کی بے حد تعریف کی کہ گذشتہ ساڑھے تین برس میں انتہائی مشکلات کے باوجود قادیان کے سب درویش اس چھوٹی سی جگہ سے خدا کا نام متواتر بلند کر رہے ہیں پھر محترم محمد اسلم صاحب درویش پسر مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے نہایت خوش الحانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دو نظمیں سنائیں۔ اتنے میں کھانا چن دیا گیا۔

کھانا کھانے کے بعد پھر تھوڑی دیر تک بیٹھے رہے اتنے میں حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت نے ہمارے لئے دار المسیح کا پانی اور چند دو شیار طور تبرک کے ساتھ لیجانے کیلئے منگوائیں۔ اور ان تبرکات کو سنبھالتے ہوئے ہم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ کیونکہ وقت کافی ہو رہا تھا۔ اور ہمیں ایک بجے تک بٹالہ پہنچنا تھا۔ مہمانخانہ کے اندرون صحن سے ڈھاب کے پاس صادق لائبریری تک پھر احباب ایک لائن میں کھڑے ہو گئے۔ اور ہم ان سے مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے رخصت ہونے لگے۔ اس پر بھی بعض احباب کی محبت کا یہ عالم تھا۔ کہ وہ ہمارے ساتھ لاری تک آئے۔ یہاں پہنچ کر مولا بخش صاحب باورچی درویش نے نہایت درد بھرے انداز میں الوداعی اشعار پڑھے اور پھر ہم نے ایک بار اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ملک صلاح الدین صاحب۔ عبد الحمید عاجز صاحب اور دیگر احباب سے مصافحہ و معانقہ کیا۔

خان فضل الٰہی صاحب اب بھی ہمارے ساتھ تھے ایک بجے تک ہم بٹالہ پہنچ گئے۔ اور وہاں سے [illegible]

قاعدہ لیسرنا القرآن

قاعدہ لیسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز لیسرنا القرآن کا دفتر ربوہ میں قائم ہو چکا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض بد دیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے رہے ہیں کہ گویا وہ لوگ دفتر لیسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر ہوا تو اس کا ہم اعلان کریں گے۔ فہرست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر لیسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔ ہدیہ: قاعدہ ۴ر قاعدہ مکمل ۱۰ فی پارہ ۴ر قرآن مجید مجلد سات روپے۔ قرآن کریم غیر مجلد ۵/۸ روپیہ۔ زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر اپنے ریٹ مقرر کرائیں

نوٹ: مطبوعات قاعدہ لیسرنا القرآن انٹرنیشنل ٹریڈ کمپنی جودھاں روڈ سے بھی مل سکتی ہیں۔

منیجر قاعدہ لیسرنا القرآن ربوہ

ہمارے مشتہرین کو آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

الفضل کے خریداران

کی خدمت میں بار بار عرض کر چکے ہیں۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں فائدہ ہے۔

(۱) وی۔پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔

(۲) ڈاکخانہ میں فارم ضائع ہو جانے سے چار آنہ فیس ادا کر کے رقم کے لئے بعض دفعہ برسوں کوشش کرنی پڑتی ہے۔

(۳) الفضل اس عرصہ میں کئی بار خریدار کو نہیں ملتا۔ روک لیا جاتا ہے

(۴) جن احباب نے اس وقت تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اُن کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ رقم ختم ہونے سے کم از کم دس دن پہلے رقم دفتر الفضل میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا

(منیجر)

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔

(چوہدری) **سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور**

امرا و پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

جن جماعتوں میں سیکرٹری وصایا مقرر نہیں ہیں۔ اُن کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ جلد سے جلد اپنی جماعتوں میں سیکرٹری وصایا مقرر کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اطلاع برائے ممبران تعاون کمیٹی

ہماری تعاون کمیٹی کا آئندہ جاری رکھنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کے قرعے نکل چکے تھے اور وہ رقوم لے چکے تھے۔ ان سے دوسرے دوستوں کو ان کے حصے کی رقوم کی ادائیگی کے لئے محکمہ قضاء میں کارروائی شروع ہے۔ اس لئے تمام حصہ داران اپنے موجودہ پتہ سے اور مطلوبہ رقم سے مطلع فرمائیں۔ تا کہ ڈگریاں ہونے پر اُن کے نام منتقل کرائی جا سکیں۔ یاد رہے۔ کہ جن کے ذمے رقوم ہیں۔ وہ اگر یکمشت نہ دے سکتے ہوں تو کمیٹی کے طریق پر قسط وار ادا کریں گے۔ ایسے دوستوں کو بھی قضاء کی طرف سے اطلاع آنے پر فوری جواب دینا چاہیئے۔ تا معاملہ جلد ختم ہو سکے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری آنریری سیکرٹری تعاونی کمیٹی حال احمد نگر ضلع جھنگ)

خریداران مصباح کو ضروری اطلاع

کاغذ کی گرانی کو مدنظر رکھتے ہوئے رسالہ مصباح کا چندہ سالانہ ۵ روپے کی بجائے چھ روپے سالانہ کر دیا گیا ہے۔ فی پرچہ آٹھ آنہ قیمت ہو گی۔ لیکن جو خریدار اپنا چندہ پیشگی ماہ اپریل میں بھیج دیں گے۔ ان سے پہلی شرح یعنی ۵ روپے ہی وصول کئے جائیں گے۔

(۲) یعنی جو خریداروں کو رسالہ وی۔پی کیا جائے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ براہ مہربانی وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ بصورت دیگر دفتر مصباح کو مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ فی الحقیقت یہ نقصان قومی نقصان ہے۔ (امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

ضروری کتابیں جو ہر انجمن اور ہر گھر میں ہونی چاہئیں

(۱) **کتاب الحج**: اور اس کی حقیقت = ۸/ عہ

(۲) **کتاب الصیام**: روزہ اور اس کی فلاسفی۔ ۸/ عہ

(۳) **کتاب الزکوٰۃ**: زکوٰۃ کے متعلق مفصل کتاب ۸/

(۴) **مکتوبات احمدیہ**: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات پانچ جلدوں میں عـہ

(۵) **ایضاً**: جلد ششم مخالفین سلسلہ کے نام ۱۲/

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود۔ مکمل سیٹ للعہ۔ قیمتیں معہ محصولڈاک ہیں۔ اللہ دین بلڈنگ سکندر آباد عرفانی الکبیر سے طلب کرو۔

حقائق و معارف قرآنیہ

(۱) اسماء القرآن فی القرآن ۸/

(۲) قرآنی دعاؤں کے اسرار ۸/

(۳) البیان فی اسلوب القرآن ۸/

(۴) اعجاز القرآن ۸/

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین فی کتاب مبین۔ دو جلدوں میں معہ/

تاجروں کو نقد قیمت پر ۲۵ فی صدی کمیشن

(خاکسار **یعقوب علی عرفانی الکبیر**)

اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خاکسار نے گورنمنٹ پاکستان کو سپلائی کرنے کیلئے وسیع پیمانہ پر لکڑی کی چرائی کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ لہذا ضرورت مند احباب ہر قسم کی چرائی شدہ عماراتی لکڑی حسب منشاء دوران کام میں ارزاں نرخ پر حاصل کر سکتے ہیں۔

المشتہر
چوہدری غلام حسین احمدی ٹمبر مرچنٹ اینڈ گورنمنٹ کنٹریکٹر ریلوے روڈ جہلم

وفات صد احمدیت کے متعلق
½ لاکھ روپے کی انعامات

انگریزی اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۱ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ، لاہور

میری وزارت عوام کی تکالیف کو دُور کرکے رہے گی (دولتانہ)

لاہور ۱۳ اپریل — میاں محمد ممتاز دولتانہ وزیر اعظم پنجاب نے شاہی مسجد میں عورتوں اور مردوں کو خطاب کیا نماز جمعہ کے بعد امام شاہی مسجد نے اعلان کیا کہ وزیر اعظم پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ اپنے بھائیوں کی شکایات سننے اور انہیں دور کرنے کے لئے مناسب کارروائی کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔

نماز ادا کرنے کے بعد ملاقاتی آپ پر ٹوٹ پڑے بڑے بوڑھوں نے آگے بڑھ کر وزیر اعظم کے ساتھ مصافحہ کیا اور لوگوں نے اپنی شکایات تحریری طور پر پیش کرنا شروع کر دیں۔ آپ نے تمام درخواستیں خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کیں اور اس کے بعد ایک مختصر تقریر میں فرمایا۔

مسلم لیگ نے پنجاب میں حکومت قائم کی ہے یہ حکومت عوام کی حکومت ہے کیونکہ آپ نے انتخابات میں اس امر کا فیصلہ دیا کہ مسلم لیگ ہی کو اس امر کا حق ہے کہ وہ حکومت کرے۔ آپ نے جس اعتماد کا اظہار ہم پر کیا ہے ہم انشاء اللہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کریں گے۔

جمہوریت کے اس دور میں حکومت دراصل آپ لوگوں کی ہے۔ اگر کبھی کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوا جس میں آپ کی رائے کی ضرورت ہوئی تو میں آپ کے سامنے وہ مسئلہ یہاں پیش کروں گا اور آپ کے مشورہ کے مطابق عمل کروں گا

آپ نے اس امر کا بھی اعلان کیا کہ جو درخواستیں آج ان کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں ان پر وہ اگلے جمعہ کو بتائیں گے کہ کیا کارروائی کی گئی۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

نئی حکومت تاجروں کے حقوق کا خیال کریگی

لاہور ۱۳ اپریل۔ میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعظم پنجاب نے پنجاب کے تاجروں کو اس امر کا یقین دلایا کہ مسلم لیگ کی حکومت اس امر کا پورا پورا خیال رکھے گی کہ تاجروں اور صنعت کاروں کے حقوق کی نگہداشت ہو۔ آپ نے اس امر کا بھی وعدہ کیا کہ آپ اپنا تمام اثر و رسوخ حکومت پاکستان پر استعمال کریں گے تاکہ صنعت اور تجارت کے معاملہ میں پنجاب کو پورا پورا حصہ ملے۔

آپ نے اس امر کا اظہار کیا کہ صوبہ کو اس کے اصلی مقام تک پہنچانے کے لئے ان تھک کوششوں کی ضرورت ہے اور اس امر کا بھی کہ تمام لوگ تہ دل سے پنجاب کی وزارت کا ساتھ دیں۔ اور عوام نے خصوصاً تاجروں نے مدد کی تو پنجاب پاکستان کے آسمان پر درخشاں ستارہ بن کر چمکے گا۔

آبادان میں فسادات جاری ہیں

طہران ۱۴ اپریل۔ وزیر اعظم حسین اعلےٰ نے کل رات اعلان کیا کہ جنوبی ایران کے آبادان والے تیل کے رقبہ میں تین برطانوی باشندے یا تو ہلاک ہو گئے یا زخمی۔ ایرانی تیل کمپنی کے ڈائریکٹر نمائندہ عمومی مسٹر مارلنگ نے بتایا ہے کہ ایک برطانوی ہلاک ہو چکا ہے اور دو مفقود الخبر ہیں۔ وزیر اعظم ایران نے بتایا کہ ایک ایرانی عورت فسادات میں ہلاک ہو چکی ہے اور اس کی ذمہ واری کمیونسٹوں پر عاید کی جا رہی ہے۔ کابینہ کے خاص اجلاس میں تیل والے رقبہ میں خاص فوجیں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ مزید فوجی گاڑیاں اور ٹینک بھیج دیئے گئے ہیں . . . . . .

اس وقت صورت حال قابو میں ہے۔ تودہ پارٹی یعنی کمیونسٹ پارٹی کا ایک جلسہ عام بلایا گیا ہے۔ ماہرین کے خیال میں

سید قاسم رضوی ایک مقدمہ سے بری ہو گئے

حیدر آباد ۱۳ اپریل آج ڈویژنل بنچ نے سید قاسم رضوی اور محسن رضا کو شعیب اللہ ایڈیٹر امروز کے متعلق الزام سے بری الذمہ قرار دے دیا۔

علاوہ ازیں فل بنچ نے سید قاسم رضوی کو بی بی نگر ڈکیتی کیس میں ملزم گردانتے ہوئے سات سال قید کی سزا پر مہر تصدیق ثبت کر دی جو سپیشل ٹربیونل نے دی تھی۔

وزیر تعلیم کا اہم فیصلہ

لاہور ۱۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار عبدالحمید دستی وزیر تعلیم پنجاب نے کتابوں کے منظقوں میں اضافہ کر دیا ہے۔

پرائمری کے معیار کے سات اردو کے منطقوں میں اضافہ کر کے دس کر دیا گیا۔ حساب کی کتابوں کے منطقوں کی تعداد سات سے بڑھا کر دس کر دی گئی ہے۔

مڈل سٹینڈرڈ کے تمام مضمونوں کے منطقوں میں ایک ایک منطقہ بڑھا دیا گیا ہے۔

اردو کی کتابوں کے منطقوں میں اضافہ کے پیش نظر سید امتیاز علی تاج۔ مولانا چراغ حسن حسرت۔ مولانا عبدالمجید سالک اور مولانا تاجور مرحوم کی کتابوں کو منظور کر لیا گیا ہے۔

لیک سکیسس ۱۴ اپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ سیکورٹی کونسل کا اجلاس جمعرات کو منعقد ہوگا جس میں اسرائیل اور شام کے سرحدی جھگڑے پر غور کیا جائے گا۔

کوریا میں روس کی بڑھتی ہوئی فضائی طاقت پر تشویش

ٹوکیو ۱۴ اپریل۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمان میں کوریا میں دشمن کی بڑھتی ہوئی فضائی طاقت پر تشویش محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دشمن کے ہوابازوں کی بڑھتی ہوئی جرأت دیکھ کر یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ غالباً دشمن اپنے حملوں میں ایسی شدت پیدا کرنا چاہتا ہے جس سے جنرل رجوے بھی لامحالہ اسی الجھن میں گرفتار ہو جائیں جو جنرل میک آرتھر کی ناکامی کا باعث بنی۔

خفیہ طور پر حاصل شدہ خبریں اس پر متفق ہیں کہ شمالی چین میں اہم فوجی مقامات پر مزید فضائی مستقر تعمیر کئے جا رہے ہیں اور سوویٹ ان چینیوں کو فضائی جنگ کی تربیت دے رہے ہیں۔ غیر سرکاری طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سوویٹ ساخت کے جو جٹ طیارے سرحد عبور کرتے ہیں ان کے ہواباز بھی روسی ہیں۔

آئندہ چند ہفتوں میں بین الاقوام متحدہ کا ہیڈ کوارٹر یہ فیصلہ کرنے کے لئے فضائی جنگ کا بغور مطالعہ کرتا رہے گا کہ آیا متوقع بری جوابی حملہ کی مدد کیلئے اشتراکی بڑے فضائی حملہ کی بھی تیاری کر رہے یا نہیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں سے چینی جو قسم قسم کی کارروائی کر رہے ہیں وہ اب ختم ہونے والی ہے۔ اگر اقوام متحدہ کی مستقل طور پر آگے بڑھنے والی فوجوں کو اشتراکیوں کے رسد رسانی کے مرکزوں پر قابض ہونے سے روکنا ہے تو دشمن کو جم کر مقابلہ کرنا ہوگا یا خود پوری قوت سے حملہ کرنا ہوگا۔ (دستار)

پیر معین الدین صاحب ریسرچ سکالر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی انگلستان سے کامیاب مراجعت

پیر معین الدین صاحب ایم۔ایس۔سی ٹیکنالوجی جنہیں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے پروگرام کے ماتحت انگلستان میں ٹریننگ اور صنعتی معلومات کے لئے گذشتہ سال بھجوایا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان مقاصد میں کامیابی حاصل کر کے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کل صبح کی گاڑی سے آپ کراچی سے لاہور وارد ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پیر صاحب موصوف کو سلسلہ کے مفاد کے لئے بہترین خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ محمد عبداللہ ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

اصل میں ان لوگوں کو یہ غلطی لگی ہوئی ہے کہ نئے تعلیم یافتہ لوگ جو کسی تدریسی تعلیمی ادارہ کے منتہی نہیں ہیں۔ اسلامی قانون کو نہ تو سمجھ سکتے ہیں نہ اس کی تدوین کر سکتے ہیں اور نہ اس کا نفاذ کر سکتے ہیں۔ یہ غلطی ان کو محض عزت نفس کی وجہ سے لگی ہوئی ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پرانی طرز کے تعلیم یافتہ علماء سوا چند کے قانون کی ماہیت کو سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ کیونکہ ان کی تعلیم ان نظریات کے مطابق ہوئی ہے جو گذشتہ ہزار سال کے فیج اعوج میں سیاسی ملاؤں نے خود گھڑ کر اسلام میں داخل کر دیئے ہیں۔ (باقی)

تصحیح

(۱) الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۴ پر کاتب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور شعر غلط شائع کر دیا ہے حالانکہ تمام کاتبوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ شعر اور آیات و احادیث مجھے دکھا لیا کریں مگر ایسا نہیں کیا گیا اصل شعر درج ذیل ہے احباب تصحیح فرمائیں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(۲) الفضل ۱۱ اپریل صفحہ ۲ پر اعلان "تلاش گمشدہ" شائع ہوا ہے۔ سہو کتابت سے عمر بجائے ۲۲ سال کے ۴۴ لکھی گئی ہے تصحیح کر لی جائے۔

ارجنٹائن کے سفیر نامزد

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ ارجنٹائن کے نامزد سفیر یہاں پہنچ گئے ہیں وہ جلد ہی صدر کے سامنے اسناد سفارت پیش کر دیں گے۔ (دستار)